Lesson. No.70 **Surah - Al Maida** Juz-6

Ayah (27-40)

Root Words

• واتل ← ت-ل-و تلاوت کرنا (پڑھنا)۔ پیچھے پیچھے آنا
ت-ل-ی

• نبا ← بڑی خبر (عربی میں)

• ابنی (ن) گرگیا ← دو بیٹے

• قربا ← ق-ر-ب ← قریب ہونا۔ کسی کا پاس ہونا (قربانی انسان کو اللہ کے قریب کر دیتی ہے)

• المتقین ← و-ق-ی ← (ڈرنا) بچنا

Positive / Negative
بسط

• بسطت ← ب-س-ط ← بڑھانا۔ پھیلانا

اگر ساتھ **"ید"** آجائے تو معنی ہے "ہاتھ بڑھانا کسی کو قتل کرنے کے ارادے سے"۔

• ارید ← ر-و-د ← ارادہ کرنا

• تبوا ← ب-و-ء ← لوٹنا۔ کسی جگہ کو آباد کرنا لوٹ کر

"فباءو بغضب من اللہ" **(البقرۃ)** "اور وہ اللہ کے غضب سے لوٹے (لوٹے)"

• اثم ← گناہ جو جان بوجھ کر کیا جائے

• فاصبح ← ص-ب-ح ← حالت کا ایک دم بدل جانا (رات سے صبح)
(غریب سے امیر ہو جانا)

• غرابا ← غ-ر-ب ← چھپنا۔ غروب ہونا

* عربی زبان میں **"کوے"** کو غراب کہتے ہیں کیونکہ وہ کالا ہوتا ہے

• یبحث ← ب-ح-ث ← بحث ←Resemblance→ کریدنا/کھودنا

Discussion سے نتائج برآمد کرتے ہیں۔ کھودنے سے آخر میں مدعا ملتا ہے۔

• یرید ← ر-ء-ی ← دیکھنا

• یواری ← و-ر-ی ← چھپانا (لاش کو مٹی کے اندر چھپانا جیسے)

• سوءۃ ← س-و-ء ← برائی کیلئے (برا اس چیز کو جس کا ظاہر کرنا اچھا نہ ہو) جیسے (لاش - شرمگاہ)

• النادمین ← ن-د-م ← ندامت - شرمندگی (کسی غلط کام پر پچھتانا)

• اجل ← ء-ج-ل ← مدت کیلئے - وقت (موت)
← وجہ - سبب (کام کی)

• کتبنا ← ک-ت-ب ← لکھنا
← فرض کر دیا (جب اللہ لکھتا ہے)

• لمسرفون ← س-ر-ف ← حد سے گزرنا - زیادتی کرنا — اسراف

★ انما ← (کلمہ حصر) ← حکم لازم ہے
(حصار کرنے کیلئے)

• یحاربون ← ح-ر-ب ← جنگ کرنا - لڑنا

• یسعون ← س-ع-ی ← سعی - کوشش کرنا - بھاگ دوڑ کرنا

★ قتل ← مار دیا

★ قتّل ← بہت برے طریقے سے مار دینا

• ارجلھم ← ر-ج-ل ← پاؤں [رجل ← مرد]
چپی کاٹ کے کھ لگا باہر نکال دینا

• ینفوا [ن-ف-و / ن-ف-ی] ← کسی چیز کو ظاہر کرنا / جلا بخشی / موجود نہ رہنا - کسی کو نکال دینا (جلاوطن کر دینا)
↓
(جلاوطنی)

نفایا ← ردی چیز ← کسی کو ذلت و رسوائی سے نکال دینا [ینفوا من الارض]

(جو بندے کو اللہ کے قریب کر دے)

• الوسیلۃ [و-س-ل ← اللہ کی محبت کے ساتھ جڑنا / ملنا (رغبت اور)
[و-ص-ل ← ملنا / جڑنا

* وصیلہ ← عرب کے لوگ جانور کو بتوں کے نام پر قربان کرتے تھے۔

• مقیم ← ق-و-م

• والسارق ← س-ر-ق ← چوری کرنا (کسی کی چیز اس کی غیر موجودگی میں اٹھائی جائے محفوظ جگہ سے) [عام چوری] (خفیہ طور پر)

* غلّہ [ومن یغلل (آل عمران) خیانت کرنا (چوری کی قسم
[بات میں ۔۔۔]
[چوری اور خیانت]

• نکالاً ← ن-ک-ل ← ایسی سزا جس کو دوسرا دیکھے اور عبرت پکڑے / حاصل کرے۔

• شیء ← ش-ی-ء ← چیز۔ شے

Tafseer

(27)

رسول کو ہدایت کی جا رہی ہے کہ پوری امت کو آدمؑ اور ان کے بیٹوں کی کہانی سناؤ جب بھی اللہ قرآن میں کوئی کہانی بیان کرتے ہیں تو عبرت کیلئے۔ قرآن میں ایک واقعہ مختلف جگہوں پر مناسبت کے لحاظ سے آتا ہے مطلب جتنی ضرورت ہوتی ہے۔ یہاں پر یہ واقعہ وعظ اور نصیحت کیلئے آیا ہے۔ یہ واقعہ نبأ کے نام سے آیا ہے۔ پہلی بار انسان کے قتل کا ذکر آیا ہے۔ یہ کوئی معمولی واقعہ نہیں ہے۔ آج قتل انسانیت عام ہے۔ لوگ ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہیں۔ ہمیں اس پر غور و فکر کرنا چاہیئے۔ اللہ فرماتا ہے یہ واقعہ حق کے ساتھ ہے۔ قرآن میں

جو واقعہ / کہانی بیان کی جاتی ہے وہ سچی ہوتی ہے۔

[م (وقف لازم) رکیں اور غور کریں ←

ایک کی قربانی قبول ہوتی اور دوسرے کی نہ ہوتی۔ آدمؑ کے دو بیٹے تھے ہابیل اور قابیل۔ قربانی کیوں کی گئی؟ اس معاملے کے حوالے سے کوئی valid حوالہ تو نہیں ہے لیکن تفاسیر سے پتا چلتا ہے کہ آدم اور حواؑ کے جنت سے آنے کے بعد اور جب ان کی توبہ قبول کر لی گئی۔ پھر ان کے ہاں جڑواں بچے ہوتے تھے۔

جب پہلا حمل ہوا تو ایک لڑکا (ہابیل) اور ایک لڑکی پھر دوسرے حمل میں بھی ایک لڑکا (قابیل) اور ایک لڑکی پیدا ہوئی۔ ان کے یہاں رب یہ ہوتا تھا کہ پہلے جڑواں بچوں سے میں (بھی) لڑکے کا نکاح دوسرے جڑواں کی لڑکی سے and vice versa۔ قابیل اور اس کی بہن خوبصورت تھی۔ ہابیل کی بہن خوبصورت نہ تھی۔ قابیل اپنی بہن سے کرنا چاہتا تھا شادی۔ پھر آدمؑ کے مشورے پر دونوں نے قربانی کی۔ قابیل نے گندم (کیونکہ وہ کسان تھا کاشتکار) اور ہابیل نے عمدہ سا دنبہ (کیونکہ وہ بکریاں چراتا تھا) رکھا۔ قربانی قبول ہونے کی نشانی یہ تھی کہ آسمان سے آگ آتی اور کھا لیتی۔ ہابیل کی قربانی آگ نے کھا لی اور قبول ہو گئی۔ جس پر قابیل نے کہا میں ضرور بہ ضرور تجھے قتل کروں گا۔ بجائے اس کے وہ اپنی غلطی پر غور کرتا وہ حسد کا شکار ہو گیا۔

(تورات میں بھی یہ واقعہ ہے)

اسی طرح عام زندگی میں بھی ہم اپنی غلطی ماننے کی بجائے، حسد کا شکار ہو جاتے ہیں۔ بجائے اس کے ہم یہ دیکھیں کہ وہ کامیاب کیسے ہوا، ہم trick سیکھ کر وہ اتنا successful کیوں ہوا ہم حسد میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

ہمارے اعمال کا درجہ (level) بھی کمزور ہو سکتا ہے کیونکہ
ہم اپنی غلطیاں نہیں مانتے ہیں اور یہ قابیل کا کردار ہے
جو کہ اللہ کو سخت ناپسند ہے۔
اس پر ہابیل نے کہا کہ اللہ تعالیٰ تو متقی لوگوں کی قربانی
قبول کرتا ہے۔ **سورۃ الحج** میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "کہ
نہیں پہنچتا خون اور گوشت میرے پاس۔ جو پہنچتا ہے وہ
تقویٰ ہے۔" **(آیت کا مفہوم)**
ایک کی نیت ٹھیک تھی تو اُس کی قربانی قبول ہو گئی دوسرے
کی نیت ٹھیک نہیں تھی اُس کی قربانی قبول نہیں ہوئی۔
اللہ رب العزت اخلاص نیت کے ساتھ کیے گئے عمل قبول
کرتا ہے۔
- **حضرت** عامر بن عبداللہؓ کی وفات کا وقت قریب آیا تو وہ رونے
لگے۔ تو لوگ کہتے ہیں کہ آپ تو اتنے نیک ہے پھر کیوں روتے
ہیں؟ فرمایا میرے کانوں میں اللہ کا یہ فرمان گونجتا ہے
"قال انما یتقبل اللہ من المتقین" (المائدہ - 27)
سوائے اللہ نہیں قبول کرتا پرہیزگار
- حضرت ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ کعبے کی تعمیر کے دوران دعا کرتے
تھے کہ ہمارا یہ عمل قبول فرما۔
اسی طرح اور بھی واقعات ہے۔
- **حضرت علیؓ نے فرمایا:**
"تقویٰ کے ساتھ کوئی عمل بھی چھوٹا نہیں ہے۔ اور جو عمل قبول
ہو جائے تو لوگوں وہ چھوٹا عمل کیسے ہے؟"
جو لوگ مسلمان ہوتے ہیں اُن کا کردار گواہی دیتا ہے کہ وہ
سچے اور کھرے ہوتے ہیں۔

(28)

ہابیل نے قابیل سے کہا کہ اگر تم نے قتل کرنے کیلئے مجھے ہاتھ اٹھایا
تو میں تمہیں قتل کرنے کیلئے ہاتھ نہیں اٹھاؤں گا۔ کیونکہ میں
اللہ رب العزت سے ڈرتا ہوں۔

اسی طرح لوگ آپس میں لڑتے ہیں اور حتیٰ کہ بچے بھی لڑتے ہیں
یہ بھول جاتے ہیں کہ اللہ سے ڈرنا بھی ہے۔ پھر جب کوئی عادت
شروع سے پڑ جائے پھر وہ عمر کے ساتھ رہتی ہے۔ ہمارے
دلوں میں کوئی بھی ناانصافی کرنے سے پہلے اللہ کا خوف ہونا
چاہیئے۔ اگر ہمارے دلوں میں اللہ کا خوف ہو گا تو لڑائی
کے بعد صلح کیلئے پہلے ہاتھ بڑھائے گے (حق پر ہوتے ہوئے بھی) اور جو لوگ ایسے لڑائی ختم کر
جوڑتے ہیں (یعنی قطع تعلقی سے اجتناب کرتے ہیں) اُن کیلئے صلح کر دیتے ہیں
کیلئے اللہ جنت کے وسط میں palace بنائے گا۔

(29)

پھر ہابیل نے کہا میں چاہتا ہوں کہ میرا اور اپنا گناہ تو ہی
سمیٹ لیں۔ (اس کا کیا مطلب ہے) مطلب یہ نہیں ہے کہ
میں اپنا آپ تمہیں سونپ دوں ہاتھ پاؤں باندھ کر۔ تم مجھے
مارنے کی تدبیر کر رہے ہو میں (یہ) تمہیں مارنے کا نہیں
سوچوں گا کیونکہ تم ناحق قتل کرنے کا سوچ چکے ہوں۔
اور جو کوئی ناحق قتل کرتا ہے تو اس کا ٹھکانہ جہنم کی
آگ ہے۔ اور مقتول کے گناہ بھی اس کے حصے میں ڈال
دیئے جاتے ہیں۔

* اگر کوئی شخص کسی مظلوم کو قتل کا ارادہ کریں۔ تو مظلوم اُس
کو مارنے کا نہ سوچے بلکہ اپنے defence (تدبیر) کا سوچے تو
یہ غلط نہیں ہو گا۔

* حضرت ابوبکر صدیقؓ فرماتے ہیں:

"ایک شخص آپؐ کے پاس آیا اور پوچھا یارسول اللہؐ اگر مجھ دو لشکروں اور دو صفوں میں سے کسی ایک صف میں زبردستی لایا جائے یا پھر تیر سے زبردستی مار دیا جائے، یا کسی کی تلوار مجھے مار ڈالیں تو آپؐ نے فرمایا قاتل اپنے اور تیرے گناہ سمیت کر اللہ کے پاس آئے گا (اور وہ جہنمی ہے)

* ایک اور حدیث سے پتا چلتا ہے:

"قیامت کے دن ظالم کی نیکیاں مظلوم کو دے دی جائیں گی اور اگر اس کے پاس نیکیاں نہ ہوں گی تو مظلوم کی برائیاں اس پر ڈال دی جائے گی"

تو ہابیل نے کہا کہ تم جہنم کے ساتھی ہو جاؤ گے۔ اور اللہ تعالیٰ کی یہ سزا ظالموں کیلئے ہیں۔

(30)

پھر قابیل کے نفس نے اس بات پر اس کو مطیع (راضی) کر دیا کہ وہ اپنے بھائی کو قتل کر ڈالے۔ (شروع میں قابیل شک اور شش و پنج میں تھا لیکن پھر اس کے نفس نے اس کو راضی کر دیا)

نفس کی 3 قسمیں ہیں:

- نفس عمارہ ← سورۃ یوسف
- نفس لوامہ ← سورۃ قیامۃ
- نفس مطمئنہ ← سورۃ فجر

* عمارہ ے غلط کام کرتا ہے

* لوامہ ے آپ کو شرمندہ کرتا ہے۔ بیچ میں ہوتا ہے (نہ صحیح نہ غلط)

* مطمئنہ ے غلط پر دل منع کرتا ہے اور درست پر دل راضی ہوتا ہے

پھر قابیل نے اپنے بھائی کو مار ڈالا اور خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہو گیا

پھر اللہ نے ایک کوے کو بھیجا۔

قابیل نے جب بھائی کو قتل کردیا تو لاش کو وہیں چھوڑ دیا اور عاجزی لیے بیٹھا افسوس کررہا تھا۔ پھر اللہ نے ایک کوے (عقل مند ہوتا ہے) کو بھیجا اور وہ کوا زمین کھودنے لگا تاکہ قابیل کو دکھا سکے کہ وہ کیسے اپنے بھائی کی لاش کو دفن کرے۔ ایک اور روایت میں یہ بھی ہے کہ اللہ نے دو کوے بھیجے۔ دونوں لڑنے لگے اور ایک نے چونچیں مار مار کر دوسرے کو ہلاک کردیا اور پھر گڑھا کھودا اور اس پر دوسرے مردہ کوے کو ڈالا اور پھر چونچ سے مٹی ڈال ڈال کر گڑھا برابر کردیا

قابیل نے کہا ہائے افسوس مجھ پر کہ نہ ہوا مجھ سے۔ یہ کہ میں ہوجاتا اس کوے کے جیسا۔ میرا ایک سرف بھائی تھا مجھ سے اتنا بھی نہ ہوا کہ میں اپنے بھائی کو دفنا سکوں۔ (پھر اس نے اپنے بھائی کی لاش کو چھپایا۔) پھر وہ پچھتانے والے لوگوں میں سے ہوگیا۔

★ بنی اسرائیل میں قتل کا آغاز حضرت آدمؑ کے ظالم بیٹے نے کیا تھا اور قتل انسانی کی اس نے ابتدا کی

★ اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

"کہ اللہ کو یہ بات پسند نہیں ہے کہ کوئی کسی کو ایسے ہی قتل کردے۔"

شریعت میں 3 قتلوں کو جائز رکھا ہے:

قصاص

1۔ قتل کے بدلے قتل

2۔ شادی شدہ مرد اور عورت زنا کرے تو اس پر حد قائم کی جائے گی

رجم کیا جائے گا۔

Scanned with CamScanner

3- کوئی اسلام لاکر اسلام سے جلا جائے۔ تو قتل (قتل حق)
اس کے علاوہ کوئی ایسے ہی قتل کرے گا تو وہ بہت بڑا گناہ ہے۔
* حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا:
"جو مظلوم شخص بھی قتل ہوتا ہے تو اس کا گناہ آدمؑ کے پہلے بیٹے پر لاد دیا جاتا ہے کیونکہ پہلا وہی شخص ہے جس نے قتل کو جاری کیا۔"

(بخاری کی روایت)

* دنیا میں قیامت تک جتنے قتل ہوتے رہیں گے اس کا کچھ حصہ قابیل کو جاتا رہے گا۔ اسی طرح کوئی بھی شخص اگر برائی/ اچھائی کی ابتدا کریں گا تو اس کے نامۂ اعمال میں نیکیاں/ برائیاں مسلسل لکھی جائے گی۔
* ایک موقعہ پر رسول اللہؐ نے فرمایا:
"اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ صحابہؓ نے پوچھا مظلوم کی مدد تو ٹھیک ہے مگر ظالم کی مدد کیسے کریں؟ آپؐ نے فرمایا ظلم سے اسکا ہاتھ پکڑ لو۔"
* آپؐ نے حجۃ الوداع کے موقع پر لوگوں کو چپ کروایا اور پھر جب سب چپ ہو گئے تو آپؐ نے کہا میرے بعد ایک دوسرے کی ناحق گردنیں نہ اڑانے لگ جانا (ناحق قتل کرنا)
* اسلام نے ہمیں میت کو دفنانے کا طریقہ بھی بتایا ہے۔ نہ کوئی درندہ لاش کو آکر نکال کر کھا سکتا ہے اور نہ ہی میت کے جسم کی بدبو دور تک پھیلے گی۔ اسلام دوسروں مذاہب کی نسبت بہت smooth ہے۔
اسلام کا یہ طریقہ خوبصورت اور اچھا ہے۔

Ri Oct 14

(32) [قصاص (بدلہ) ناحق قتل کا لیا جاسکتا ہے]

لہٰذا قتل کے بدلے قتل

اس وجہ سے ہم نے بنی اسرائیل پر یہ حکم دے دیا تھا (فرض کر دیا تھا) لیکن اگر کوئی کسی کو ناحق قتل کرے گا ~~زمین میں~~ زمین میں فساد پھیلانے کیلئے تو اُس نے گویا پوری انسانیت کا قتل کر ڈالا۔

اور جس نے کسی کی جان بچائی تو اُس نے گویا پوری انسانیت کی جان بچائی۔

مطلب صرف زمین میں فساد مچانے کیلئے قتل کرے کوئی تو وہ پوری انسانیت کا قتل ہے۔ تاکہ قاتل کو سزا ملے اور وہ لوگوں کیلئے عبرت بنے۔ اور یہ پوری انسانیت کا فرض ہے کہ وہ قاتل کو سزا دیں نا کہ صرف مقتول کے وارثوں کا۔

(معجزات)

اللہ رب العزت فرماتے ہے کہ ہم نے اپنے رسولوں کو واضح آیات/واضح دلیلوں کے ساتھ بھیجا تھا۔ لیکن ان سب کے بعد بھی بہت سے لوگ ایسے ہیں جو زمین میں زیادتیاں کرتے ہیں۔

(33)

آیت 33 اور 34 "آیاتِ محاربہ" کہلاتی ہیں۔ حرب کے لغوی معنی مخالفت کرنا۔ **اصطلاحی** معنی لوٹ مار۔ ڈاکہ زنی۔ دہشت گردی پھیلانا (خوف کی کیفیت پھیلانا)۔

← انما (کلمہ حصر) یہ چیز اللہ تعالیٰ نے لازم کر دی

اس وجہ سے اللہ رب العزت نے بدلہ (جزا/سزا) لازم ان لوگوں کیلئے جو اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرتے ہیں، اور زمین میں دوڑ دھوپ اس لیے کرتے ہیں کہ زمین میں فساد پھیلا سکے۔

جس علاقے میں اسلامی حکومت قائم ہے وہاں کے لوگ فساد مچائے تو

Scanned with CamScanner

اس کا مطلب یہ ہوا کہ وہ اللہ اور (اللہ) اس کے رسول سے حرب (جنگ) کرتا ہے۔

اب جو لوگ فساد مچاتے ہیں ان کی سزا یہ ہے:

*(باب تفعیل میں شدت پر دلالت ہے)

(یہ robbery کی سزا ہے) ←

1. کہ انہیں قتل کیا جائے (باب تفعیل ہے)
2. کہ وہ لٹکا دیئے جائے صلیب پر
3. پھر ہاتھ اور پاؤں مخالف سمت سے کاٹا جائے گا
4. پھر ان کو جلاوطن کر دیا جائے

اللہ رب العزت یہاں پر 4 سزاؤں کا ذکر کیا ہے اور سب کے ساتھ اَوْ کا لفظ آیا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ جج کو اختیار دیا گیا ہے کہ ظلم کی شدت کے لحاظ سے سزا دی جائے اور دوسرا مطلب یہ ہے کہ جرم کی نوعیت کے لحاظ سے (تقسیم کار کے لحاظ سے) سزا دی جائے۔

* ایک حدیث سے پتا چلتا ہے کہ رسول ﷺ نے ابو وردہ اسلمی سے وعدہ کر لیا تھا اور اس نے عہد شکنی کی۔ پھر حضرت جبرائیلؑ احکامات لیکر آئے تھے کہ موقع کی مناسبت سے کونسی سزا دی جائے۔

← (یہ ذلت اور رسوائی) اللہ نے یہ سزائیں اس لیے بھی مقرر کی ہے کہ دنیا میں امن و سکون قائم ہو سکے۔

* 3 قسم کی سزائیں (اللہ کی نافرمانی + انسانوں پر ظلم کرنا)

1. حدود (اللہ کا حق غالب ہے)
2. قصاص (انسان کا حق غالب ہے)
3. تعزیرات (قرآن و سنت نے خود سے سزا مقرر نہیں کی۔ بلکہ جج پر چھوڑ دی کہ موقع کے لحاظ سے فیصلہ کریں۔)

← (عام سزا ہے)

* ان سزاؤں میں کوئی کمی (یا زیادتی نہیں) کر سکتا ہے۔ کیونکہ ان کی سزا اللہ نے مقرر کی ہے۔

اسلامی نظام میں حدود 5 ہیں:

1. ڈاکہ (robbery) }
2. چوری (stealing) } یہ قرآن سے ثابت ہے
3. زنا }
4. زنا کی تہمت لگانا (تہمت زنا) ← قذف }
5. شراب نوشی ← یہ صحابہ سے پتہ چلتی ہے

* اگر حدود میں ادنیٰ سے شبہ بھی پیدا ہو جائے تو حدود قائم نہیں کی جائے گی۔

اور دنیا میں ان کیلئے رسوائی ہے اور آخرت میں اس سے بھی بڑا عذاب (عظیم) ہے۔ — ایک شخص نے نکال لی تھی

(34)

مگر وہ لوگ جنہوں نے توبہ کر لی اس سے پہلے کہ تم قدرت پاؤ ان پر تو اللہ اس کو معاف کر دیں گا۔

e.g. ڈاکو ڈاکہ ڈالتا ہے اور گرفتار ہونے سے پہلے / پولیس کے پکڑنے سے پہلے توبہ کر لیں تو توبہ قبول ہو جائے گی۔ اور اگر پکڑے جانے کے بعد توبہ کریں تو وہ قبول نہیں ہو گی کیونکہ وہ توبہ سزا کے ڈر سے کر رہا ہے نا کہ اللہ کے ڈر سے۔

(35)

اے اللہ رب العزت لوگوں کے دلوں کو نرم کیلئے اپنی طرف متوجہ کرتے ہوئے وعظ کرتا ہے۔ کہ جو لوگ ایمان لائے ہوں اللہ سے ڈرو (تقویٰ اختیار کرو)

سزا سے ضروری نہیں دل کی حالت بدلیں۔ یہ صرف اللہ کے تقویٰ کے ڈر سے ہوتا ہے۔

• علی اسدی (ڈاکے ڈالتا تھا ان لوگوں پر جو مدینہ کا قرب حاصل کرنے کیلئے جاتے تھے) کا واقعہ۔ • فضیل (مشہور ڈاکہ (ڈاکہ ڈالنے والا تھا)) کا واقعہ

Scanned with CamScanner

اور کہا جا رہا ہے اللہ کا قرب حاصل کرو (جو کہ نیک کام کر کے ہی مل سکتا ہے) **(حدیث)**

★ قرب حاصل کرنے کا ذریعہ آپؐ نے اپنے صحابہ کو ایک واقعہ سنایا
بنی اسرائیل کے 3 شخص باہر نکلے۔ ایک دم بارش ہونے لگی۔ بہت طوفان - غار میں پناہ لی۔ غار کا منہ پتھر گر کر بند ہو گیا۔ تینوں پریشان ہو گئے۔ پھر فیصلہ کیا جو نیکی کی ہے اُس کا واسطہ دیں گے اللہ کو۔ **ایک** نے والدین کی خدمت کا ذکر کیا۔ رات کو بچوں کو چھوڑ کر جاتے تھے والدین کے دودھ دینے کیلئے۔ **دوسرے** نے ذکر کیا جب ایک مشہور عورت نے زنا کا موقع دیا تھا لیکن نہیں کیا **تیسرے** نے ذکر کیا ایک شخص اپنی بکریاں چھوڑ کر میرے پاس چلا گیا تھا اور اُس کی واپسی پر میں نے منافع سمیت اُس کی بکریاں اُس کو واپس کی۔ آہستہ آہستہ پتھر ہٹنا شروع ہو گیا۔ اور تیسرے شخص کی بات پر مکمل طور پر ہٹ گیا۔

★ امام ابن تیمیہ کہتے ہے کہ وسیلہ **3** معنوں میں ہے

1. جو واجبات / مستحبات (فرائض) کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا **(دلیل ← سورۃ بنی اسرائیل - 57)**
2. رسولؐ سے اللہ کے حضور دعا / شفاعت کروانا۔ اور یہ صرف آپؐ کی زندگی میں ہے۔ (بعد میں صحابہ نے آپؐ کی وفات کے بعد نہیں کیا)
3. رسولؐ کی ذات کے ذریعے) آپؐ کی وفات کے بعد آپؐ کی ذات کو دعا کا ذریعہ نہیں بنا سکتے۔ نیک عملوں کا واسطہ دیا جا سکتا ہے۔

★ مفسرین کہتے ہیں وسیلہ سے مراد ایک مقام ہے جو آپؐ کو دیا جائے گا۔

★ آپؐ کی حدیث:

"آپؐ نے کہا تم میرے لیے وسیلے کی دعا کرو اور جنت میں ایک خاص درجہ ہے"

Scanned with CamScanner

اور کہا جا رہا ہے کہ اللہ کا قرب حاصل کرنے کے راستے میں جو چیزیں رکاوٹیں پیدا کرتی ہیں ان سے جہاد کرو۔ تم اللہ کے راستے میں کوشش کرو۔ تاکہ تم فلاح پاؤ۔

* اللہ کے راستے میں شیطان، انسان، system رکاوٹ بنتا ہے۔
مقصد یہ ہے کہ تمہیں فلاح مل جائے۔ تم کامیاب ہو جاؤ۔

(36)

وہ لوگ جنہوں نے کفر کا رویہ اختیار کیا ہے ان کے پاس/ قبضے میں زمین کی ساری دولت ہو اور مزید اتنی دولت جتنی کے زمین ہے یہ لوگ چاہیں گے کہ یہ ساری دولت دے دیں قیامت کے دن۔ لیکن ان کی دولت قبول نہیں کی جائے گی۔ ان کو دردناک عذاب ملے گا۔

* ایک جہنمی کو جہنم (میں ڈال کر) سے نکال کر اللہ کے حضور پیش کیا جائے گا اللہ تعالیٰ اس سے پوچھے گا تو نے اپنی آرامگاہ کیسی پائی وہ کہے گا بدترین آرامگاہ۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تو زمین بھر سونا (فدیہ) دے کر اس سے چھٹکارا پانا پسند کرے گا وہ کہے گا ہاں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے دنیا میں اس سے بھی کم کا مطالبہ تم سے کیا تھا لیکن تم نے نہیں کیا۔ پھر اس کو دوبارہ جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ (بخاری کی روایت)

(37)

جنہوں نے اللہ کے احکامات کی نافرمانی کی وہ چاہیں گے کہ وہ اس عذاب سے نکل جائے لیکن وہ نہیں نکل سکیں گے۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے حرب کیا۔ اور ان کیلئے قائم رہنے والا عذاب ہوگا۔

* جہنم کی آگ دنیا کی آگ سے 69 درجے زیادہ ہے۔ اور سب سے کم عذاب یہ ہے کہ جہنمی کو آگ کے چپل پہنائے جائیں گے۔ اور اس سے ان کے دماغ جلیں گے۔

ہمیں یہ دعا مانگنی چاہیے "اللھم اجرنا من النار"

(38)

چوری کی سزا بیان کی جا رہی ہے اب۔

چور خواہ مرد ہو یا عورت دونوں کے ہاتھ کاٹ دو۔
یہ اس چیز کا بدلہ جو دونوں نے کیا ہے۔ مرد کا پہلے
ذکر ہے کہ مرد کی مردانگی کیا گئی کہ وہ کمانے کی بجائے
چوری کرے کیونکہ نان و نفقہ مرد کی ذمہ داری ہے
کسب معاش اُس کا ذمہ ہے۔

*اسی طرح سورۃ نور میں زانی عورت کا ذکر پہلے ہے
کیونکہ عورت میں حیا کا عنصر زیادہ ہے۔ عورت کا زنا
کرنا گناہ کی شدت کو بڑھا دیتا ہے اسی طرح مرد
کا چوری کرنا۔

عورت اور مرد دونوں کو سزا دی جائے گی۔ یہ نہ سمجھو کہ
عورت صنف نازک ہے اور اس کو سزا نہیں ملے گی تو ایسا
نہیں ہے۔

*عربی زبان میں "نکال" اس سزا کو کہتے ہے جس سے
لوگ عبرت پکڑے۔ اس کے بعد من اللہ کا لفظ
آیا ہے جو (~~جرم کی شدت بڑھا~~) سزا کی شدت بڑھا
دیتا ہے

اور دیا جو مرضی کیے ان سزاؤں کے بارے میں تو اللہ غالب
حکمت والا ہے۔ ان سزاؤں سے دوسرے لوگ عبرت
پکڑے۔

Scanned with CamScanner

چوری (سَرِق) کی تعریف یہ ہے۔
کوئی شخص کسی دوسرے کا مال چھپ کر بغیر اُس کی اجازت سے چھپ کر لے لیں۔ کسی محفوظ جگہ سے لے لیں۔
پھل، گوشت، پکا ہوا کھانا، پرندے کی چوری اس پر ہاتھ نہیں کاٹا جاتا
* کتنی مالیت کی چوری پر ہاتھ کاٹا جائے گا؟ یہ رسول (ص) کی حدیث سے پتا چلتا ہے:
"ایک ڈھال (تین درہم / ایک چوتھائی دینار) کی قیمت سے کم کی چوری پر ہاتھ نہ کاٹا جائے"
(39)
اور جس نے ظلم چوری کرنے کے بعد توبہ کر لی اور اپنی اصلاح کرے تو اللہ معاف کر دے گا اس کو۔
* رسول (ص) کی حدیث
"ایک شخص آپ کے پاس آیا اور آپ نے حکم دیا کہ اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے کیونکہ وہ چور تھا۔ ہاتھ کاٹنے کے بعد آپ (ص) نے اُس کو کہا کہ توبہ کرو تو اس نے توبہ کی۔ آپ (ص) نے بھی اس کیلئے دعا کی"۔
34 Ayat
* "صفوان بن امیہ ایک مرتبہ مسجد میں چادر کا تکیہ بنا کر سوئے تھے۔ ایک شخص نے آ کر نکال لیا۔ آپ (ص) کے پاس لیکر گئے۔ آپ (ص) نے اس کا ہاتھ کاٹنے کو کہا۔ جس پر صفوان (رض) کو ترس آگیا۔ آپ (ص) نے اس پر کہا اے ابو وہاب تو نے پہلے کیوں نہ معاف کر دیا (اگر اتنا ہی ترس آرہا تھا)۔ اس کے بعد آپ (ص) نے ہاتھ کاٹ دیا۔"
* قبیلہ بنی مخزوم کی فاطمہ نامی عورت کا واقعہ۔

Scanned with CamScanner

اس سے یہ پتا چلتا ہے کہ مجرموں کے معاملے میں نرمی نہیں کرنی چاہیے۔

* ان اللہ غفور رحیم * اللہ کا سزا نہ دینا بھی (نرمی رکھتا ہے) رحم کرنا ہے۔ اگر اللہ سزا نہیں دیتا تو دنیا میں کہیں بھی امن وسکون نہیں ہوتا۔ اسی لیے توبہ کے ساتھ بخشش کا ذکر کیا ہے۔

(40)

کیا تمہیں پتا نہیں ہے کہ اللہ کی سلطنت زمین و آسمان میں ہے اسی لیے تم لوگ انسان بن جاؤ۔ مطلب وہ سزا نہیں دیتا ہے وہ یہ قدرت رکھتا ہے کہ جس کو چاہے سزا دیں اور جس کو چاہے وہ بخشش دیں۔ اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اسلام دنیا میں امن پیدا کرنے کیلئے آیا تھا۔

Scanned with CamScanner